بیمہ کمپنیوں کے کاروبار کی شرعی حیثیت

تحقیق: محمد شکیل خان

تعارف موضوع:

انسان فطری طور پر ہر دور میں سہل پسند رہا ہے اور جدید سے جدید سہولت کی تلاش میں رہا۔ چاہے اسے اس سلسلے میں قوانین شرعیہ کو پس پشت ڈالنا پڑا اور خصوصاً جب سے مسلمان ذہنی طور پر مغرب کے غلام بنے ہیں۔ مغرب کی تعلیم اور ان کی عادات سے متاثر ہوئے ہیں۔ تو یہ ان کی عادت ثانیہ بن گئی ہے کہ جو نظام اور فکر انہیں انگریز دے اسے یہ بڑی خوشی سے قبول کر لیتے ہیں اور اسی کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اور اسلامی قوانین کو سخت اور پرانے کہہ کر پس پشت ڈال دیتے ہیں اور جب کوئی غیرت مند مسلمان انہیں غیرت ایمانی دلائے اور ان باتوں سے منع کرے تو اسے دقیانوسی اور رجعت پسند کہہ کر راندۂ درگاہ قرار دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر جائز و ناجائز کا امتیاز ذہنوں سے اُٹھ جاتا ہے اور انسان بڑی دلیری کے ساتھ ان تمام حلال وحرام کو کر گزرتا ہے۔ یہی حال ہے کچھ انشورنس (بیمہ) کا ہے۔

چونکہ یہ انگریز کا عطا کردہ طریقہ ہے تو مسلمان بھی مرعوبیت کی بناء پر اس کو فرضِ عین سمجھتے ہیں۔ اور انشورنس کمپنی والے تو صرف انہیں لوگوں کو مخلوقِ خدا کا خیر خواہ سمجھتے ہیں جو کسی نہ کسی طرح بیمہ کے کاروبار میں شامل ہیں۔

حوادث، مصائب، آفات اور اندیشوں کی بہت سی اقسام ہیں۔ ارضی بھی ہوتے ہیں سماوی بھی جانی و جسمانی بھی ہوتے ہیں۔ زرعی و اقتصادی بھی ان تمام اقسام کے مصائب اور اندیشوں کا سامنا کرتے ہوئے انسانی فطرت سر ڈال کر بیٹھ رہنے کی بجائے ان کے انسداد کی تدابیر میں لگی رہتی ہے۔ ایک تدبیر ناکام ہوتی ہے تو دوسری تدبیر آزماتی ہے۔ اور وہ طرح طرح کے ذرائع اور وسائل ایجاد کرتی اور قسم قسم کی تنظیمیں قائم کرتی ہے بلکہ کہنا چاہئے تمام ایجادات تمام ذرائع وسائل اور تمام کے تمام تمدنی ادارات کی تشکیل اسی صورت میں ہوتی ہے کہ آفات و مصائب اور ان کے اندیشوں کا سدباب کیا جائے۔ مادی زندگی کے لحاظ سے شاید حکومت اور ریاست وہ سب سے بڑا ادارہ ہے جو اسے بہت سارے پہلوؤں سے تحفظ بہم پہنچاتا ہے اور جس کے برطرف ہو جانے

سے امان اٹھ جاتی ہے پھر اس کے تحت بے شمار دوسرے ادارات برسرعمل رہتے ہیں۔ گویا انسان ہر پہلو سے انشورنس کا محتاج ہے۔

انشورنس:

انشورنس کی صورتوں اور پالیسیوں میں اس قدر تنوع پیدا ہو چکا ہے اور آئے دن اس کی اتنی شکلیں پیدا کی جارہی ہیں کہ ان سب کا احاطہ دشوار ہے۔ تاہم تقریباً ان تمام میں قدر مشترک یہ ہے کہ انشورنس کمپنی اور انشورنس کرانے والے کے درمیان ایک مخصوص مدت کا معاہدہ ہوتا ہے کہ اس مدت میں وہ اتنی رقم بالاقساط کمپنی کو ادا کرے گا۔ جن میں ہر قسط اتنے روپے ہوگی۔

یہ انشورنس کبھی انسان کے پورے وجود کا ہوتا ہے، کبھی جسم کے کسی خاص حصے کا کبھی املاک مثلاً دکان، کارخانہ، مکان اور گاڑی وغیرہ کا۔ اگر جسم یا اس کے کسی خاص حصہ کا بیمہ کرایا گیا اور مدت معاہدہ کی تکمیل سے قبل ہی اس آدمی کا انتقال ہوگیا۔ یا اس کا وہ عضو کسی حادثہ کا شکار ہو گیا تو چاہے اس نے چند ہی قسطیں کیوں نہ دی ہوں، اس پوری متعین رقم کا حقدار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ املاک ضائع ہوگئیں تو کمپنی اس کی تلافی کی ذمہ داری قبول کرتی ہے۔ اور اگر اس نے معاہدہ کے مطابق پوری رقم ادا کر دی اور وہ خود یا بیمہ کردہ چیز اور عضو محفوظ رہا تو اب اصل رقم منافع کے ساتھ واپس ملتی ہے۔ جس کو ''بونس'' سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ان تمام صورتوں میں بنیادی طور پر دو مفاسد پائے جاتے ہیں۔ ایک ربوٰ اور دوسرا قمار۔ ربوٰ تو ہر صورت میں ہے۔ اس لئے کہ اس جمع شدہ رقم کی حیثیت قرض کی ہے اور منافع گویا اس مہلت کا معاوضہ ہے، جو قرض کی واپسی کیلئے دی گئی ہے۔ اسی کا نام ''ربوٰ'' ہے۔ جو لوگ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ سود صرف تجارت میں ہی ہوتا ہے۔ قرض میں نہیں ہوتا، وہ صریح غلطی بلکہ بدترین قسم کی معنوی تحریف میں مبتلا ہیں۔ سلف صالحین کے یہاں تواتر کی حد تک اس کی حرمت موجود ہے۔ لیکن یہاں ہم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی رائے نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ (۱)

''الربوٰ هو القرض على ان يؤدى اليه اكثر و افضل مما اخذ''

ربوٰ درحقیقت اس شرط کے ساتھ قرض دینا ہے کہ مقروض اس کو اصل میں اضافہ کے ساتھ یا اس سے عمدہ چیز واپس کرے گا۔ (۲)

۱۔ مفتی شفیع، بیمۂ زندگی۔ ۲۔ حجۃ اللہ البالغہ، ج ۲، ص ۹۷۔

اور اگر قبل از وقت موت واقع ہوگئی تو قمار پایا گیا۔ قمار یہ ہے کہ ہر دو جانب سے مال ہو اور مال کے حاصل ہونے یا نہ ہونے کی بنیاد کسی ایسی چیز کو بنایا جائے، جس کا موجود ہونا اور نہ ہونا مبہم ہو۔ اسی کو فقہاء ''خطر'' اور مخاطرہ سے تعبیر کرتے ہیں اور ایسی تمام صورتوں کو جوا میں شمار کرتے ہیں۔

''لاخلاف بين اهل العلم في التحريم القمار و ان المخاطرة من القمار'' (۱)

اہل علم کے درمیان اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ قمار حرام ہے۔ اور خطرہ بھی قمار ہی میں سے ہے۔

یہاں بھی یہی صورت ہے کہ درمیان میں موت یا اس عضو کے ضائع ہونے/ ہلاک ہو جانے کی وجہ سے جو نفع متوقع ہے اس کا حاصل ہونا اور نہ ہونا۔ ''خطرہ'' میں ہے کہ اگر یہ چیزیں سلامت رہ گئیں تو یہ نفع حاصل نہ ہو سکے گا۔ اور قمار کے علاوہ چونکہ کم رقم دے کر زیادہ حاصل کی جا رہی ہے۔ اس لئے سود بھی ہے۔ اس لئے بحالت موجودہ زیادہ صحیح اس کا ناجائز ہی ہونا ہے۔ البتہ فقہ اسلامی میں بعض ایسی بنیادیں موجود ہیں کہ ان کو پیش نظر رکھ کر تھوڑی تبدیلی کے ساتھ اس کی جائز صورتیں پیدا کی جاسکتی ہیں۔ (۲)

یہ تو انشورنس کی بعض مشہور اور مروجہ صورتوں کا حکم ہے۔ اس کی بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جو شاید جائز اور درست ہوں۔ لیکن اس کے لئے انشورنس کی مختلف اسکیموں کو سمجھنا اور پھر الگ الگ ان کے احکام بیان کرنا ضروری ہے۔ راقم الحروف کا ارادہ ہے کہ مختلف ماہرین معاشیات کے تعاون سے اس موضوع پر ایک جامع رسالہ مرتب کیا جانا چاہئے۔ مجبوری کے درجہ میں اس کی اجازت ہوگی۔ مثلاً حکومت تجارت یا ملازمت کے لئے انشورنس کا التزام کر دے جیسا کہ گاڑی وغیرہ کے لئے قانونی طور پر اس کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

انشورنس کی وجہ سے حکومت کے بے جا و ناروا ٹیکس میں کمی ہوسکتی ہے یا تجربات سے اندازہ ہو کہ ملک میں بار بار فسادات کی نوبت آتی ہے۔ جس میں مسلمانوں کو سخت جانی و مالی نقصان سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ امید ہے کہ ان حالات میں ایک ضرورت کے طور انشورنس کرانے کی اجازت ہوگی۔ البتہ اس کے ذریعہ جو زائد رقم حاصل ہوگی اس کو اپنی ذات پر خرچ کرنا درست نہ ہو گا۔ انشورنس سے حاصل ہونے والی رقم سود و قمار کی زائد آمد کا حکم وہی ہے۔ جو بینک کے منافع کا

۱۔ ابوبکر جصاص رازی، احکام القرآن، ج ۱، ص ۳۸۸۔

۲۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، جدید فقہی مسائل، ص ۹۹۸۔

ہے۔اسے کمپنی سے لے لیا جائے گا۔لیکن اپنی ذات کے لئے استعمال کرنے کی بجائے غربا اور ضرورت مندوں کو صدقہ کی نیت کے بغیر دیا جائے۔حکومت کے ایسے ٹیکس میں بھی دیا جا سکتا ہے۔ جو غیر منصفانہ ہو۔(۱)

بیمہ کی تاریخ:

کہا جاتا ہے کہ بیمہ کی ابتداء اٹلی کے تاجران اسلحہ سے ہوئی۔ان لوگوں نے یہ دیکھ کر کہ بعض تاجروں کا مالِ تجارت سمندر میں ضائع ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ انتہائی تنگدستی کا شکار ہو جاتا ہے۔اس صورتحال کا حل یہ نکلا کہ اگر کسی شخص کا مالِ تجارت سمندر میں ضائع ہو جائے تو تمام تاجر مل کر اس کی معاونت کے طور پر اسے ہر ماہ ہر سال ایک معین رقم ادا کیا کریں گے۔یہی تحریک ترقی کر کے جہازوں کے بیمہ تک پہنچی کہ ہر ممبر ایک مقررہ رقم ادا کرے تا کہ اس قسم کے حوادث و خطرات کے موقع پر نقصان کا کچھ نہ کچھ تدارک کیا جا سکے۔یہ روایت بھی بیان کی جاتی ہے کہ سب سے پہلے اندلس کی مسلم حکومت کے دور میں بحری تجارت میں حصہ لینے والے مسلمانوں نے تجارتی بیمہ کی بنیاد ڈالی۔ابتداء میں بیمہ کی شکل سادہ سی تھی۔ بعد میں اس کی نئی نئی صورتیں نکلتی رہیں اور تجربے ہوتے رہے۔ہالینڈ اس تجربے میں پیش پیش رہا۔موجودہ دور میں ایک مقررہ قسط پر بیمہ کاری کا نظام سب سے زیادہ مقبول ہے۔جس کو ''ریاستی بیمہ'' کہا جاتا ہے۔اب دنیا کی حکومتیں بیمہ کو لازمی قرار دے رہی ہیں، جس کو ''ریاستی بیمہ'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

بیمہ کی ابتداء ۱۴۰۰ء میں بتلائی جاتی ہے۔ابتداء ہوتے ہی اس کو بہت زیادہ فروغ حاصل ہوا اور اس کے مقدمات اس کثرت سے عدالتوں میں آنے لگے کہ ۱۴۳۵ء میں اس کے لئے خاص عدالتیں مقرر کی گئیں۔ جو صرف بیمہ کے مقدمات سماعت کریں۔''بیمہ بحری'' کے بہت عرصہ بعد ''بیمہ بری'' شروع ہوا۔سلطنت آل عثمان کے زمانہ میں جب حکومتِ ترکی کے تجارتی تعلقات یورپ کے ملکوں سے قائم ہوئے تو یورپین تاجروں کے توسط سے بیمہ اسلامی ملکوں میں داخل ہوا اور اس کے بارے میں علمائے وقت سے استفسارات شروع ہوئے اور جس طرح وہ ارتقاء کے مختلف ادوار سے گزرا وہ سب کے لئے ہے۔(۲)

۱۔ جواہر الفقہ، ج ۲، ص ۱۸۶۔۱۸۷ ۲۔ مفتی محمد شفیع، بیمہ زندگی، ص ۳۲، ۳۱۔

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید) ☆☆☆

لیکن اس کا انجام استاد ابو زہرہ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔ ''اگرچہ اس کی اصلیت تو تعاون محض تھی۔ لیکن اس کا انجام بھی ہر اُس ادارہ کا سا ہوا۔ جو یہودیوں کے ہاتھ پڑا۔ یہودیوں نے اس نظام کو جس کی بنیاد ''تعاون علی البر والتقویٰ'' پر تھی۔ اسے ایک ایسے یہودیوں کے نظام میں تبدیل کر دیا جس میں قمار (جوا) اور ربوٰ (سود) دونوں پائے جاتے ہیں۔(۱)

بیمہ Insurance اس نظام میں بیمہ کرانے والے کو حادثات یا نقصان واقع ہونے پر ایک معینہ رقم یا تلف شدہ چیز کی قیمت ادا کی جاتی ہے۔ ادائیگی اس فنڈ میں سے ہوتی ہے جو اسی قسم کے بیمہ کرانے والے پریمیم کے طور پر وقتاً فوقتاً ادا کرتے رہتے ہیں۔ پریمیم کی مقدار قانون اوسط سے متعین ہوتی ہے۔ یہ نظام از منۂ قدیم میں بابل میں رائج تھا۔ چودھویں صدی کے وسط میں جہازوں کا بیمہ کرانے کا طریقہ یورپ کے تمام ملکوں میں عام تھا۔ اولین عہد نامۂ بیمہ، جنیوا میں ۱۳۴۷ء میں لکھا گیا۔ انگلستان میں زندگی کا بیمہ ۱۵۸۳ء میں شروع ہوا۔ آگ، چوری اور دوسری قسموں کا اضافہ بعد میں جلد ہی ہو گیا۔ آج کل ہر قسم کے خطرے کا بیمہ ہو سکتا ہے۔ اکثر ملکوں میں حکومتیں رفاہی بیمے سے دلچسپی لے رہی ہیں۔

بیمۂ بیروزگاری: Unemployment Insurance:

کارکنوں کو حصولِ روزگار کے وقت تک قوت لا یموت فراہم کرنا اور روزگار کے مواقع مستحکم کرنا، اس بیمے کا مقصد ہے۔ یہ لازمی بھی ہوتا ہے اور اختیاری بھی۔ یہ نظام انیسویں صدی کے اواخر میں یورپ میں شروع ہوا اور بتدریج دوسرے ملکوں میں پھیل گیا۔ امریکہ میں یہ ۱۹۳۵ء میں رائج ہوا۔ نیز دیکھئے معاشرتی تحفظ۔

بیمہ صحت: Health Insurance:

صحت کسی تحفظ کی غرض سے طبی امداد کے لئے پیشگی ادائیگی کا طریقہ جو بسمارک نے ۱۸۸۳ء میں جرمنی میں شروع ہوا۔ پہلی عالمی جنگ کے بعد اسے دوسرے ممالک نے بھی اپنایا۔ مگر دواؤں پر سرکاری قبضے کے خدشے نے اس تحریک کو زیادہ نہ بڑھنے دیا۔ خصوصاً امریکہ میں جہاں ۱۸۵۰ء ہی سے اس قسم کے رضا کارانہ منصوبے شروع ہو چکے تھے۔ یہ منصوبے مفید تو ہیں مگر چونکہ

۱۔ محراء الاسلام، بحوالہ ماہنامہ برہان دہلی، بابت ماہ مارچ، ۶۰ء۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانونِ شریعت ہی کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆

بیمے کے نرخ گراں ہیں۔ زیادہ لوگ ان سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ لازم ہے کہ زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے خرچ میں کمی کر دی جائے۔ خواہ سہولتوں میں بھی کچھ کمی کرنی پڑے۔(۱)

بیمہ کے بنیادی اصول

Basic Principles of Insurance

۱۔ فریقین کا باہمی سمجھوتہ

۲۔ قانونی طور پر معاہدہ کی قابلیت۔

۳۔ معاہدہ کا مقصد

۴۔ معاہدہ کے متعلق فریقین کی آزادانہ رائے۔

ان شرائط کے مطابق مندرجہ ذیل اصول سامنے آتے ہیں:

(الف) نقصان کا معاوضہ (ب) معاہدہ میں اعتبار (ج) حقوقِ بیمہ

(د) انتقالِ حقوق (ل) دوہرا بیمہ (م) بیمہ در بیمہ۔

(الف) نقصان کا معاوضہ:

فریقین کے معاہدہ کے مطابق بیمہ کمپنی فریق ثانی کو بیمہ شدہ رقم کی ادائیگی کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ جب تک ایسا نقصان عملی طور پر سرزد نہ ہو جائے۔ بیمہ کمپنی معاوضہ ادا نہیں کرتی۔ زندگی کے بیمہ کی صورت میں ایسے فرد کی موت کے بعد بیمہ شدہ رقم اس کے لواحقین کو ادا کرتی ہے۔ یا مقررہ مدت کے بعد وہ رقم خود بیمہ حاصل کرنے والے فرد کو ادا کر دی جاتی ہے۔

(ب) معاہدہ میں اعتبار:

بیمہ حاصل کرنے والے شخص کا فرض اولین ہے کہ فال کے متعلق بیمہ کمپنی کو مکمل معلومات بہم پہنچائے۔ نیز زندگی کے بیمہ کی صورت میں اپنی صحت کے متعلق کوئی بات راز میں نہ

۱۔ اُردو انسائیکلو پیڈیا، ج اول، ص ۲۹۶۔

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

رکھے۔ کیونکہ ایسی بات کے معلوم ہو جانے پر کمپنی معاہدہ توڑ سکتی ہے اور بیمہ عموماً اعتبار کی بنیاد پر ہی طے کیا جاتا ہے۔

(ج) حقوقِ بیمہ:

بیمہ حاصل کرنے کے حقوق صرف اسی شخص کو حاصل ہو سکتے ہیں جو بیمہ کرائی جانے والی چیز کا عملی طور پر مالک ہو۔ مثلاً ایک شخص موٹر کار خریدتا ہے اور اس کا بیمہ بھی حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن وہ شخص جس کے پاس عملی طور پر کوئی موٹر کار ہی نہیں، وہ موٹر کار کا بیمہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ (۱)

(د) انتقالِ حقوق:

جب بیمہ کمپنی کسی سامان یا مال خراب ہو جانے یا نقصان کی صورت میں ایسے مال کا نقصان کا معاوضہ بیمہ حاصل کرنے والے فرد کو ادا کر دیتی ہے تو بیمہ کمپنی اس نقصان شدہ مال کی مالک ہو جاتی ہے اور اس پر اس کمپنی کے پورے مالکانہ حقوق ہو جاتے ہیں۔

(ل) دوہرا بیمہ۔ Contribution:

کسی چیز کا دو مرتبہ بیمہ حاصل کرنے کو دوہرا بیمہ کہتے ہیں۔ مثلاً مسٹر امتیاز اپنی زندگی کا بیمہ پہلے ایک کمپنی سے حاصل کرتا ہے اور پھر دوسری کمپنی سے ایسے بیمہ حاصل کرنے والے کو دوہرا بیمہ کا نام دیا جاتا ہے۔ امتیاز معینہ عمر کے بعد ہر ایک کمپنی سے بیمہ شدہ رقم وصول کر سکتا ہے۔

(م) بیمہ در بیمہ:

بعض بیمہ کمپنیاں اپنے وسیع کاروبار کے تحفظ کے لئے خود دوسری بیمہ کمپنیوں سے بیمہ حاصل کر لیتی ہیں تاکہ نقصان کی صورت میں تمام نقصان خود اسی کمپنی کو برداشت نہ کرنا پڑے بلکہ اس کا بوجھ دوسری کمپنیوں کے ذریعے ہلکا ہو جائے مثلاً فرزانہ شکیل نے اپنی زندگی کا بیمہ پانچ لاکھ روپے کا حاصل کیا۔ بیمہ کرنے والی کمپنی نے فرزانہ شکیل کی زندگی کا بیمہ کرنے کے بعد خود کسی کمپنی سے تین لاکھ کا بیمہ حاصل کر لیا۔ اب فرزانہ شکیل کی معینہ عمر پر پانچ لاکھ روپے دونوں بیمہ کمپنیاں ادا

۱۔ جدید اصولِ تجارت، رانا شبیر احمد خان، ص ۱۹۸۔

کریں گی۔ پہلی کمپنی دو لاکھ اپنے پاس سے اور تین لاکھ دوسری کمپنی سے رقم وصول کر کے فرزانہ شکیل کو تمام رقم ادا کرنے کی ذمہ دار ہو گی۔(۱)

کامرس میں بیمہ کی اہمیت

جدید کامرس اور سوسائٹی کے لئے بیمہ بیش قیمت خدمات انجام دے رہا ہے۔ جدید معاشی نظام حادثات وخطرات سے پر ہے۔ انسانی زندگی ناقابل اعتبار ہے۔ اگرچہ خطرات کو کم کرنے کے ذرائع معلوم کئے جا رہے ہیں۔ لیکن کامرس کی بتدریج وسعت اور جدید زندگی کی پیچیدگیوں میں اضافہ کی وجہ سے خطرات بڑھتے جا رہے ہیں۔ بیمہ ناگزیر خطرات سے محفوظ رکھتا ہے اور موجودہ معاشی نظام کو بہتر طریقہ پر چلانے میں مدد دیتا ہے۔ بیمہ کو ملک کی معیشت اور انسانی زندگی میں بہت اہمیت حاصل ہے۔

بیمہ کے فوائد

بیمہ کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں:

۱۔ زندگی کا بیمہ انسان میں کفایت شعاری اور بچت کی عادت پیدا کرتا ہے۔

۲۔ زندگی کا بیمہ بڑھاپے کے لئے بہترین پیش بندی ہے۔ انسان کو بڑھاپے میں جبکہ وہ کمانے کے قابل نہیں رہتا۔ بیمہ پالیسی کے اختتام پر کافی رقم مل جاتی ہے۔

۳۔ زندگی کا بیمہ خطرات سے بچاتا ہے اور سرمایہ کاری کو ترقی دیتا ہے۔ ایک طرف انسان بے وقت کی موت سے پیدا ہو جانے والے حالات سے بے فکر ہو جاتا ہے اور دوسری طرف اس کی جمع شدہ رقم سود در سود کی شرح سے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ زندگی کا بیمہ عام سرمایہ کاری سے بدرجہا بہتر ہے۔

۴۔ بیمہ کاروبار کی ساکھ میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ خرید کردہ بیمہ پالیسی کو بطور ضمانت رکھ کر قرض حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ جدید اُصولِ تجارت، ڈاکٹر محمد بشیر گورایہ، ص ۱۹۸، ۱۹۹۔

۵۔ ہر قسم کے بیمہ کا اہم فائدہ یہ ہے کہ یہ لوگوں میں حفاظت اور پیش بندی کی عادت پیدا کرتا ہے۔

۶۔ بیمہ کرانے والے کاروبار زیادہ محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح وہ بہت اطمینان سے چلتے ہیں۔ معمولی سی رقم کو بطور اقساط سے بیمہ کروانے والے کو تمام خطرات سے نجات مل جاتی ہے۔

بیمہ کی تین قسمیں ہیں

(الف) زندگی کا بیمہ (ب) املاک کا بیمہ (ج) ذمہ داری کا بیمہ

(الف) زندگی کا بیمہ:

اس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ بیمہ کمپنی اپنے ڈاکٹر کے ذریعہ سے بیمہ کے طالب کا معائنہ کرواتی ہے اور ڈاکٹر اس کی جسمانی حالت دیکھ کر اندازہ کرتا ہے کہ اگر کوئی ناگہانی آفت پیش نہ آئی تو یہ شخص اتنے سال مثلاً بیس سال زندہ رہ سکتا ہے۔ ڈاکٹر کی رپورٹ پر کمپنی بیس سال کے لئے اس کی زندگی کا بیمہ کر لیتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بیمہ کے لئے ایک رقم مابین طالب و کمپنی مقرر ہو جاتی ہے۔ جو بالاقساط بیمہ دار کمپنی کو ادا کرتا ہے۔ اور ایک معینہ مدت میں جب وہ پوری رقم ادا کرتا ہے تو بیمہ مکمل ہو جاتا ہے۔ اب اس کے بعد اگر بیمہ دار اتنی مدت کے بعد انتقال کر جاتا ہے، جس کا اندازہ کمپنی کے ڈاکٹر نے کیا تھا تو کمپنی کے پسماندگان میں سے جسے وہ نامزد کر دے یا نہ کرے تو اس کے قانونی ورثاء کو وہ جمع شدہ رقم مع کچھ زائد رقم کے جس کو بونس کہتے ہیں یکمشت ادا کر دیتی ہے۔ اور اگر وہ مدت مذکورہ سے پہلے مر جائے، خواہ طبعی موت سے یا کسی حادثہ وغیرہ سے تو بھی کمپنی اس کے پسماندگان کو حسب تفصیل مذکورہ پوری رقم مع کچھ زائد کے ادا کرتی ہے۔ مگر اس صورت میں شرح منافع زائد ہوتی ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ وہ شخص مدت مذکورہ کے بعد بھی زندہ رہے اس شکل میں بھی اسے رقم مع منافع واپس ملتی ہے۔ مگر شرح منافع کم ہوتی ہے۔ زندگی کا بیمہ یوں ہے کہ پورے جسم کا بیمہ ہوتا ہے۔ لیکن اب انفرادی طور پر مختلف اعضاء کے بیمہ کا رواج بھی بکثرت ہو گیا ہے۔ مثلاً ہاتھوں کا، سر کا، ٹانگوں کا بیمہ وغیرہ۔ اس کی شکل بھی وہی ہوتی ہے، فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ ان شکلوں میں ڈاکٹر کسی ایک عضو کی زندگی یا کارکردگی کا اندازہ لگاتا ہے۔ اس کے اندازے پر باقی معاملہ اسی طرح ہوتا ہے۔ جس طرح زندگی کے بیمہ کی صورت میں اور واپسی رقم

مع منافع کی شکلیں وہی تین ہیں۔ البتہ پورے جسم کی مدت کے قائمقام صرف ایک حصہ جسم کی مدت یا اس کے ناکارہ ہونے کو قرار دیا ہے۔ (۱)

(ب) املاک کا بیمہ:

عمارت، کارخانہ، موٹر، جہاز وغیرہ ہر چیز کیلئے بیمہ کا رواج ہو گیا ہے۔ اس کی شکل بھی وہی ہوتی ہے۔ یعنی بیمہ دار کو ایک مقررہ مدت کے لئے ایک رقم بالاقساط ادا کرتا ہے اور کمپنی ایک معینہ مدت کے بعد اسے وہ رقم مع کچھ زائد رقم کے واپس کرتی ہے اور اگر کسی حادثہ کی وجہ سے بیمہ شدہ املاک تلف ہو جائے۔ مثلاً کارخانہ میں یکایک آگ لگ جائے، یا جہاز غرق ہو جائے، یا موٹر کسی حادثہ میں ٹوٹ جائے تو کمپنی اس نقصان کی تلافی کرتی ہے اور اصل رقم کے ساتھ کچھ مزید رقم زیادہ شرح فیصد کے حساب سے بیمہ کرانے والے کو دیتی ہے۔

(ج) ذمہ داریوں کا بیمہ:

اس میں بچہ کی تعلیم، شادی وغیرہ کا بیمہ ہوتا ہے۔ کمپنی ان کاموں کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ رقم وغیرہ کی ادائیگی اور وصول کی صورتیں وہی ہوتی ہیں۔

۴۔ بیمہ کرانے والے کو ایک معینہ رقم بصورت اقساط ادا کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اگر چند ماہ اقساط ادا کرنے کے بعد بیمہ دار رقم کی ادائیگی بند کر دے تو اس کی ادا کی ہوئی رقم سوخت ہو جاتی ہے اور واپس نہیں ملتی۔ لیکن اسے اختیار ہوتا ہے کہ وہ جب چاہئے درمیان کے باقی اقساط ادا کر کے حسب سابق اقساط جاری کرائے۔ باقی اقساط ادا نہ کرنے کی صورت میں بھی بعض قواعد کے تحت اقساط کا سلسلہ دوبارہ جاری ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ سلسلہ منقطع کر کے جمع شدہ رقم واپس لینا چاہے تو کمپنی اسے اس پر مجبور نہیں کرتی اور حسب شرائط اس کو اصل رقم واپس کرتی ہے۔

۵۔ بیمہ دار اگر سود نہ لینا چاہے تو کمپنی اسے اس پر مجبور نہیں کرتی اور حسب شرائط اس کو اصل رقم واپس کرتی ہے۔

۶۔ بیمہ دار دو سال تک قسط ادا کرنے کے بعد کم شرح سود پر قرض لینے کا مجاز ہو جاتا ہے۔

۷۔ ہندوستان میں زندگی کے بیمہ کے متعلق حکومت نے ایک قانون بنایا ہے جس کی رو سے بیمہ

۱۔ ڈاکٹر محمد بشیر گورایہ، جدید اصولِ تجارت، ص ۲۰۰۔

کی یہ قسم نجی کمپنیوں کے ہاتھ سے نکل کر خود حکومت کے ہاتھ میں آ گئی ہے۔(۱)

زندگی کے بیمہ کے اصول

زندگی کے بیمے کے معاہدے کا انحصار حد سے زیادہ اعتبار اور قابل بیمہ حقوق کے اصولوں پر ہوتا ہے۔ اس میں تلافی کا اصول عائد نہیں ہوتا۔ حد سے زیادہ اعتبار کا اصول اس بیمہ کی قسم میں سب سے زیادہ کام کرتا ہے۔ اگر بیمہ کرانے والا اپنی زندگی کے متعلق بیمہ کمپنی سے کوئی بات چھپا لیتا ہے تو بیمہ کمپنی اس بات کے معلوم ہو جانے پر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتی ہے۔ بیمہ کرانے والے کو اپنا یا جس شخص کا وہ بیمہ کرا رہا ہے اس میں قابل بیمہ حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔

قابل بیمہ حقوق مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں:

۱۔ ہر شخص کو اپنی زندگی سے متعلق قابل بیمہ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

۲۔ شوہر کو اپنی بیوی کی زندگی سے اور بیوی کو اپنے شوہر کی زندگی سے قابل بیمہ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

۳۔ والدین کو اپنی اولاد اور اولاد کو اپنے والدین کی زندگی سے یہ حقوق حاصل ہیں۔ یہ حقوق اسی وقت تک حاصل رہتے ہیں۔ جب تک والدین اپنی اولاد کی پرورش کرتے ہیں۔

۴۔ ایک قرض خواہ کو اپنے قرض دار میں یہ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ اور یہ حقوق قرضہ کی حد تک محدود ہوتے ہیں۔

۵۔ ایک ضامن کو اس شخص کی زندگی سے یہ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ جس کی اس نے ضمانت دے رکھی ہے۔

زندگی کا بیمہ کرانے کا طریقہ

(۱) تجویز:

جب کوئی شخص اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے تو اسے سب سے پہلے ایک تجویز فارم

۱۔ مفتی محمد شفیع، بیمۂ زندگی، ص ۸۔

(پروپوزل فارم) پُر کرنا پڑتا ہے۔ یہ فارم کمپنی یا کمپنی کے ایجنٹ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس فارم میں بہت سے سوالات ہوتے ہیں۔ جن سے شخص متعلقہ کے حالات زندگی پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ عام طور پر بیمہ کمپنی بیمہ کرانے والے سے مندرجہ ذیل امور کے متعلق اطلاعات بہم پہنچانے کا اصرار کرتی ہے۔

الف۔ شخص متعلقہ کی عمر اور پیشہ۔

ب۔ بیماریاں جن میں وہ مبتلا ہو۔

ج۔ خاندان کے دیگر افراد کی عمریں اور عام صحت۔

د۔ شخص متعلقہ کی عام صحت۔

ہ۔ متعلقہ شخص کی تاریخ پیدائش اور اس کا ثبوت وغیرہ۔

فارم تجویز کے سوالات کے جوابات درست دینے چاہئے۔ غلط جوابات کی صورت میں بیمہ کمپنی بیمہ نامہ منسوخ کردے گی۔ اس کے علاوہ بیمہ کمپنی بیمہ کروانے والے کے دو دوستوں سے بھی معلومات حاصل کرسکتی ہے۔

(۲) ڈاکٹری معائنہ:

بیمہ کمپنی فارم تجویز وصول کرنے کے بعد دس ہزار بیمہ شدہ رقم سے زائد کی صورت میں اپنے خاص ڈاکٹر سے متعلقہ شخص کا معائنہ کرواتی ہے اور ڈاکٹر سے اس کی صحت کے متعلق رپورٹ حاصل کرتی ہے۔

(۳) تجویز کی منظوری:

بیمہ کمپنی فارم تجویز و ڈاکٹری رپورٹ اور بیمہ کرانے والے دو دوستوں کی رپورٹ کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرتی ہے۔ تسلی ہو جانے کے بعد تجویز منظور کر لی جاتی ہے اور متعلقہ شخص کو پہلی قسط ادا کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ جس وقت پہلی قسط کی ادائیگی ہو جاتی ہے تو بیمہ کا معاہدہ مکمل تصور کیا جاتا ہے۔ بیمہ کمپنی اسی وقت ذمہ دار بن جاتی ہے۔

بیمہ پالیسی یا بیمہ نامہ:

بیمہ کمپنی پہلی قسط بیمہ کرانے والے سے حاصل کرنے کے بعد اسے بیمہ نامہ جاری کرتی

ہے، دستاویزی ٹکٹ بھی چسپاں ہوتا ہے۔ اس پر بیمہ کمپنی کے دو ڈائریکٹروں اور ایک منیجر کے دستخط بھی موجود ہوتے ہیں۔ اس کے مندرجہ ذیل نکات ہیں۔

۱۔ بیمہ کرانے والے کا نام، پیشہ، پہلے اور آئندہ، تاریخ پیدائش وغیرہ۔

۲۔ رقم جس کے لئے بیمہ نامہ جاری ہوا ہو۔

۳۔ قسط بیمہ اور اس کی ادائیگی کی تاریخ۔

۴۔ بیمہ کرانے والا بعد میں پیشہ بدلنے کی اطلاع فوراً بیمہ کمپنی کو دے۔

۵۔ وہ شرائط جن کی وجہ سے بیمہ منسوخ ہو جاتا ہے۔

۶۔ شرائط دست برداری بیمہ نامہ۔

۷۔ شرائط تجدید بیمہ نامہ۔

۸۔ مطالبات کا تصفیہ۔

بیمہ زندگی کی پالیسیوں کی اقسام

Kinds of Life Insurance Policies

انفرادی بیمہ پالیسیاں عام طور پر تین قسم کی ہوتی ہیں۔

۱۔ میقاتی بیمہ Term Insurance

۲۔ حیاتی بیمہ Whole Life

۳۔ میعادی بیمہ Endowment Insurance

۱۔ میقاتی بیمہ Term Insurance:

یہ پالیسیاں عارضی تحفظ کے لئے موزوں ترین تصور کی جاتی ہیں۔ درحقیقت ان کا مقصد ہی عارضی تحفظ فراہم کرنا ہے۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں عارضی پالیسی حاصل کی جاسکتی ہے۔

۱۔ بیرونِ ملک سفر کی صورت میں سفر کے خطرات سے تحفظ حاصل کرنے کے لئے۔

۲۔ قرض ادا کرنے کیلئے قرض کی مکمل ادائیگی سے پیشتر موت کی صورت میں قرض ادا کرنے کیلئے۔

۳۔ خاندان کی شدید ترین ضروریات کے دور میں زائد تحفظ حاصل کرنے کے لئے ایسے دور میں لوگوں کو کم سے کم خرچ پر زیادہ سے زیادہ بیمہ کا تحفظ درکار ہوتا ہے۔

۲۔ تاحیاتی بیمہ Whole life Insurance:

تاحیاتی بیمہ پالیسی تمام زندگی کا تحفظ فراہم کرتی ہے۔ ان پالیسیوں کی بھی کئی ایک اقسام ہیں جن میں بالعموم پریمیم کی ادائیگی کی مدت کے وقفے کے ہی اعتبار سے فرق ہے۔ ایک شخص ایسی پالیسی منتخب کرسکتا ہے۔ جس کے تحت وہ ۸۵ سال تک پریمیم ادا کرتا رہے گا۔ اس پالیسی کے تحت پوری زندگی کے لئے سب سے کم قیمت پر زیادہ سے زیادہ تحفظ حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر اس مقرر مدت تک بیمہ دار زندہ رہتا ہے تو وہ بیمہ کی رقم خود حاصل کرنے کا مجاز ہوگا۔ اس پلان سے دوسری اہم ضروریات پوری کی جاسکتی ہیں۔ جن میں سے چند ایک مندرجہ ہیں۔

۱۔ واجب الادا رقوم اور واجبات کی ادائیگی کے لئے سرمایہ۔

۲۔ موت سے قبل بیماری کے اخراجات کے لئے سرمایہ۔

۳۔ کفن دفن کے اخراجات کے لئے محفوظ سرمایہ۔

۴۔ لواحقین کے لئے ترکہ مل جاتا ہے۔

۵۔ خاندان کے لئے مکان کا بندوبست کرنا۔

محدود ادائیگی کا تاحیات بیمہ

Whole Life Insurance by Limited Payment

اس پالیسی کے تحت پریمیم صرف ایک محدود مدت تک ادا کرنا ہوتا ہے۔ حیاتی بیمہ کی طرح اس پلان میں بھی پریمیم کی ادائیگی بیمہ دار کی وفات پر موقوف ہو جاتی ہے۔ پریمیم کی ادائیگی کا جو وقفہ منتخب کیا گیا ہے۔ اس کے اختتام پر پالیسی ''ادا شدہ'' پالیسی کی صورت میں جاری رہتی ہے اور بیمہ کی اصل رقم بونسوں کے ساتھ بیمہ دار کی مقررہ عمر پوری ہونے پر ادا کر دی جاتی ہے اور موت واقع ہونے کی صورت میں اس کے لواحقین کو فوری طور پر بیمہ شدہ رقم بمعہ بونس ادا کر دی جاتی ہے۔

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

میعادی بیمہ پالیسی

Endowment Insurance Policy

میعادی بیمہ پالیسی میں بچت اور خاندان کے تحفظ دونوں عناصر نہایت معقول امتزاج ملتا ہے۔ اس پالیسی کی تشکیل کچھ اس طرح کی گئی ہے کہ بیمہ دار محفوظ سرمایہ جمع کر سکتے ہیں جس کی ایک مقرر کردہ مدت پر ادائیگی کی جا سکے اور اگر مقررہ مدت سے قبل اس کی موت واقع ہو جائے تو اس کے لواحقین کو بیمہ کی ادائیگی ہو سکے۔ (۱)

میعادی بیمہ پالیسی کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

ا۔ تدریجی پریمیم کی پالیسی Progressive Premium Policy

یہ میعادی بیمہ کی ایک خاص قسم ہے۔ جو ستر سال کی عمر میں پوری ہوتی ہے تاہم بیمہ دار کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ پانچ سال کے بعد پالیسی کی میعاد میں تخفیف کرائے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ شرط بھی عائد کی گئی ہے کہ تبدیلی کی تاریخ سے پالیسی کی معیاد دس سال سے کم نہ ہو۔ تاہم ستر سال کی عمر میں یہ پالیسی از خود ختم ہو جاتی ہے اور اس کی ادائیگی کر دی جاتی ہے۔

۲۔ سہ ادائیگی پالیسی۔ Three Payment Policy:

میعادی پالیسی کی یہ قسم مقبول ترین پالیسی تصور کی جاتی ہے۔ بیمہ کی میعاد کے دوران اگر بیمہ دار کی موت واقع ہو جائے تو بیمہ کی کل رقم اور بونس کی ادائیگی اس کے لواحقین کو کر دی جاتی ہے۔ تاہم زندہ رہنے کی صورت میں مجموعی طور پر تین دفعہ رقم کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ مثلاً اگر ایک شخص ۱۸ سال کے لئے پالیسی خریدے تو اس پالیسی کے مطابق اس کو کل بیمہ پالیسی کا ۲۵ فیصد ۶ سال بعد ادا کیا جائے گا۔ جبکہ پالیسی کے ۱۲ سال مکمل ہونے پر مزید ۲۵ فیصد کل بیمہ پالیسی کا ادا کیا جائے گا۔ جبکہ مقررہ میعاد مکمل ہونے پر بقایا ۵۰ فیصد رقم اور بونس کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ یہ پلان

ا۔ شیخ محمد معین الدین، اُصولِ تجارت، ص ۲۵۵۔

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید) ☆☆☆

ان کاروباری حضرات کے لئے بھی بہت پرکشش ہے، جو ایک طویل عرصے تک اپنا سرمایہ پھنسانا نہیں چاہتے۔

۳۔ جیون ساتھی بیمہ پلان۔Jiwon Sathi Insurance Plan:

یہ بیمہ پالیسی حکومت نے کچھ عرصہ قبل جاری کی۔ اس کے مطابق میاں بیوی دونوں کو بیمہ کا مالی تحفظ ایک ہی قسط میں فراہم کیا جاتا ہے ایک فریق کی وفات پر دوسرے ساتھی کو بیمہ کی مکمل ادائیگی کر دی جاتی ہے اور اس کے علاوہ دوسرے ساتھی کا بیمہ بغیر پریمیم ادا کئے جاری کی۔ اور اگر دوسرا فریق بھی فوت ہو جائے تو اس کے لواحقین کو بیمہ کی ادائیگی دوبارہ کی جاتی ہے۔

۴۔ مشترکہ میعادی بیمہ پالیسی:

Joint Life Insurance Policy:

اس پلان کے تحت دو اشخاص کی زندگیوں کا بیمہ کیا جاتا ہے اور بچے کی پالیسی دونوں کی زندگیوں کا تحفظ بیک وقت کرتی ہے۔ بیمہ کی رقم یا تو ایک معینہ مدت کے بعد یا دونوں بیمہ داروں میں سے کسی ایک کے مرنے کے بعد ادا کی جاتی ہے۔ یعنی کسی ایک فریق کی موت پر بیمہ کی ادائیگی کر دی جاتی ہے اور آئندہ کے لئے بیمہ کے فوائد ختم کر دیئے جاتے ہیں۔

۵۔ بیمہ تحفظ اطفال۔Child Protection Policy:

یہ پالیسی باپ اور بیٹے دونوں کے نام پر مشترکہ طور پر جاری کی جاتی ہے۔ اس پلان کے تحت کارپوریشن صرف باپ کو ادا کنندہ تسلیم کرتی ہے۔ اگر باپ زندہ نہ ہو یا اس کی زندگی کا بیمہ نہ ہو سکا ہو تو ماں کو ادا کنندہ تسلیم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا رشتہ دار ادا کنندہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ادائیگی کرنے والا بچے کی میعاد پوری ہونے سے قبل انتقال کر جائے تو پریمیم کی ادائیگی رک جائے گی اور بچے کو حسب ذیل طریقے سے ادائیگی کی جائے گی۔

الف۔ بچے کو میعاد ختم ہونے یا بچے کے انتقال کر جانے تک بچے کی رقم کے فی ہزار روپے پر سو روپے سالانہ ماہوار اقساط میں ادا ہوں گے۔

☆ اترکوا قولی بخبر الرسول ﷺ = حدیث مل جائے تو میرے قول کو چھوڑ دو (امام اعظم) ☆

ب۔ ادا کنندہ کے انتقال کے وقت تک جمع ہونے والے بونسوں کے ساتھ میعاد ختم ہونے پر بچے کی کل رقم کی ادائیگی ہوگی۔

ج۔ اگر بچہ پالیسی کی میعاد ختم ہونے سے پہلے انتقال کر جائے تو ادا کنندہ کو ادائیگی واجب الادا ہوگی۔

٦۔ دیہی بیمہ زندگی۔ Rural Life Insurance:

اس پالیسی کے تحت بیمہ دار کا بیمہ ۱۵ سال سے ۲۰ سال کی مدت کے لئے کیا جاتا ہے۔ البتہ بیمہ دار کی عمر کم از کم ۲۰ سال سے زیادہ سے زیادہ ۵۵ سال ہونی چاہئے۔ اگر بیمہ دار پالیسی کی مدت مکمل ہونے تک زندہ رہے تو اسے زرِ بیمہ کی پوری رقم بونس ادا کر دی جائے گی جبکہ دوران بیمہ قدرتی موت واقع ہو جانے کی صورت میں زرِ بیمہ کی رقم بمع بونس ادا کر دی جائے گی۔ حادثاتی موت کی صورت میں زرِ بیمہ کا تین گنا بمعہ بونس اور زرعی مشنری مثلاً ٹریکٹر، تھریشر وغیرہ کی زد میں آ کر ہلاک ہونے کی صورت میں زرِ بیمہ کا پانچ گنا بمعہ بونس ادا کر دیا جائے گا۔

ضمنی معاہدے

ضمنی معاہدے وہ زائد پالیسی ہے۔ جو معمولی سا زائد پریمیم ادا کر کے اصل پالیسی سے منسلک کر دی جاتی ہے۔ ضمنی معاہدے ٦٠ اور ٧٠ سال کی عمر میں جبکہ اس زائد تحفظ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ختم کر دیئے جاتے ہیں۔

١۔ ایکسیڈنٹ انڈمنٹی۔ Accident Indeminty Benefity:

اس ضمنی معاہدے کے مطابق اگر بیمہ دار حادثے کا شکار ہو جائے اور اس حادثے کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو جائے۔ دو یا دو سے زائد اعضاء ضائع ہو جائیں یا دونوں آنکھوں کی بصارت زائل ہو جائے تو ایسی صورت میں بیمہ کی رقم کے مساوی زائد رقم کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ اسی طرح حادثے میں ایک عضو ضائع ہونے کی صورت میں بیمہ کا نصف ایک آنکھ کی بصارت زائل ہونے کی صورت میں ایک تہائی انگوٹھے یا ایک انگلی کے ضائع ہونے پر ایک چوتھائی حصہ واجب الادا ہوگا۔

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱٦۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

۲۔ حادثاتی موت کا رائڈر:

Accidential Death Benefit (ADB):

اس ضمنی معاہدے کی رو سے حادثہ کی وجہ سے موت واقع ہو جانے کی صورت میں بیمے کی رقم کے مساوی زائد رقم واجب الادا ہو جاتی ہے۔

۳۔ ہسپتال اور جراحت کا خرچ۔

Hospital & Surgical (H.S):

یہ ضمنی معاہدے تاحیات پالیسی۔ میعادی یا بگ ڈبل پالیسی کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ بنیادی پالیسی کم از کم ۲۵۰۰۰ روپے کی ہو۔ اس ضمنی معاہدے کو موجود تاحیات پالیسی اور انڈومنٹ پالیسی میں بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ جو کم از کم ۲۵۰۰۰ روپے کی زر بیمہ ہو۔

۴۔ پریمیم معافی۔ Waiver of Premier:

اس ضمنی معاہدے کی رو سے اگر بیمہ دار حادثہ کی وجہ سے مکمل اور دائمی طور پر معذور ہو جائے تو آئندہ واجب الادا تمام پریمیم معاف کر دیا جاتا ہے۔

بیمہ زندگی کی اہمیت اور فوائد

Importance & Advantages of Life Insurance

۱۔ خاندان کے لئے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

۲۔ کفایت شعاری کی عادت ڈالتا ہے۔

۳۔ جائیداد کے حصول اور اس کے باقی رکھنے میں مدد دیتا ہے۔

۴۔ انسانی زندگی کی قدر و قیمت میں اضافہ کا باعث ہے۔

۵۔ کاروبار کے لئے سرمایہ کی فراہمی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

۱۔ اصولِ تجارت، شیخ محمد معین الدین، ص ۲۵۸۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو ہمارے علم رخصت ہو جاتا

۶۔ بچوں کی شادی کے لئے رقم فراہم کرتا ہے۔

۷۔ بچوں کی تعلیم پر اٹھنے والے اخراجات کے لئے رقم مہیا کرتا ہے۔

۸۔ معذوری اور بڑھاپے میں سہارا اور آمدنی کا ذریعہ بنتا ہے۔

آگ کے بیمہ کی ابتداء

Fire Insurance
The Beginning of Fire

آگ کے بیمہ کی ابتداء پہلے جرمن کے شہر ہمبرگ کی میونسپل کارپوریشن نے کی، ہمبرگ میں زیادہ تر مکانات اور دوسری جائیداد لکڑی سے بنوانے کا رواج تھا۔ جس کی بنا پر ان کو آئے دن آگ لگ جاتی۔ جس کی وجہ سے مالک کو تن تنہا تمام نقصان برداشت کرنا پڑتا۔ چنانچہ وہ اس نقصان سے بچنے کے لئے اپنی جائیداد کا بیمہ کروا لیتے ہیں، جس کے عوض ان کو بہت تھوڑی سی رقم میونسپل کارپوریشن کو ادا کرنی پڑتی۔

سترھویں صدی کے شروع میں انگلینڈ میں چند ایک خلائی ادارے تھے جو اُن افراد کی مدد کرتے جن کو آگ کی وجہ سے نقصان پہنچتا۔ انگلینڈ میں پہلے پہل ''ڈاکٹر نکولس باربون'' Dr. Ncholas Barbon نے اپنے تین دوستوں کے ہمراہ شراکتی کاروبار میں آگ کے بیمہ کا آغاز کیا۔ اینٹوں کے بنے مکانات کے آگ کا بیمہ کرنے کے لئے پریمیم کی مقدار کم رکھی اور لکڑی کے بنے مکانات کے بیمہ کے لئے پریمیم کی مقدار زیادہ رکھی۔ باربون کے دفتر کو شروع شروع میں ''فائر آفس'' کے نام سے پکارا جاتا تھا بعد میں اس کو فونکس Phoenix کا نام دیا گیا۔

اس دفتر نے اپنا کاروبار تقریباً ۲۰ سال کے لئے بڑی کامیابی کے ساتھ چلایا بعد میں یہ دفتر بند کر دیا گیا۔ اس کے بعد ۱۷۸۲ء میں فونکس بیمہ کمپنی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس وقت تک لندن کی کارپوریشن نے بھی آگ کے بیمہ کے بارے میں ایک اسکیم مرتب کر لی تاہم وہ اس اسکیم پر عمل درآمد نہ کر سکی۔

۱۔ اُصولِ تجارت، شیخ محمد معین الدین، ص ۲۵۹۔

۱۶۸۳ء میں فرینڈلی سوسائٹی Friendly Society کا قیام عمل میں آیا۔ جس نے باربون کی طرز پر آگ کے بیمہ کا کاروبار شروع کیا۔ ۱۶۹۶ء میں فرینڈلی سوسائٹی اور فائر آفس نے آپس میں اتحاد کر کے مشترکہ کاروبار کا آغاز کیا اور نئے کاروبار کا نام ہینڈ ان ہینڈ Hand in Hand رکھا۔

۱۷۰۸ء میں چارلس نے اشیاء اور دوسرے ساز و سامان کے لئے آگ کے بیمہ کا اجراء کیا۔ دو سال بعد یعنی ۱۷۱۰ء میں چارلس نے اپنا کاروبار سن فائر آفس کو منتقل کر دیا، جو کہ آج بھی Sun Insurance Office کے نام سے کاروبار کر رہا ہے۔ اس دوران لندن میں اور دوسرے شہروں میں اور بھی کئی ایک دفتر کھل گئے۔ جو آگ کے بیمہ کا کاروبار کرتے تھے۔ ان میں سرفہرست ۱۷۱۴ء میں یونین فائر آفس کا قیام اور ۱۷۱۷ء میں ویسٹمنٹر فائر آفس West Minister Fire Office کا قیام شامل ہے۔ اس کے علاوہ ۱۷۱۸ء میں برٹش کراؤن British Crown فرینڈ سوسائٹی ایڈبرگ کا قیام قابل ذکر ہیں۔

۱۸۲۷ء میں برٹش کراؤن نے اور ۱۸۴۷ء میں فرینڈلی سوسائٹی ایڈن برگ سن انشورنس کمپنی میں اپنے آپ کو ضم کر لیا۔

ضروری اطلاع

-- نوٹ: یہ تاثر درست نہیں کہ پوسٹ بکس پر رجسٹرڈ ڈاک یا منی آرڈرز نہیں پہنچتے پوسٹ بکس پر تمام ڈاک اور منی آرڈر ہمیں باسانی مل رہے ہیں۔ (مجلس ادارت)

In Durban South Africa

our Correspondant is : Maulana Nasir Khan

Al-Azaad Centre, Suite 6, 147 Cresent St.Overport.

Durban 4091 South Africa.